نمبر : 2487

کتاب کا نام... :۔ زبدہ

مصنف .... :۔ مولانا علاؤالدین منگوری پیر قاضی منگوری

سائز............ :۔ 23x15cm. سطور ... :۔ ١٧

اوراق .... :۔ ٤٣ کاتب .... :۔ -

تاریخ کتابت.. :۔ - خط ...... :۔ نسخ

زبان .... :۔ عربی موضوع :۔ علم منطق

آغاز............ :۔ اطلاقه على كل مخاطب مذكور وهو معنى كلى هذا (   ) اليه كثيرٌ من العلماء ولابد ان يحمل كلام المصنف عليه..............

اختتام .... :۔ والمقدمات ويسمى مبارى لقد يقية وثالثها مسائل وهي قضايا يطلب فيها نسبة محمولاتها الى موضوعاتها ايجابية كانت او

سلبة اى يبرهن عليها في ذلك العلم ان كانت كسبية والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب

تم الكتاب بعون الله واحتسبا استعين به فى كل ماصعبا

وللمصنف والقارى وناظره ارجو مراحم على الله ان يحبا

ثم التماس الى من يستفيد به ان يسأل الله غفرانا لمن كتبا

يارب صلى على المختار سيدنا محمد وعلى آل ومن صحبا

نوٹ .... :-

علم منطق میں بہت اہم مخطوطہ ہے اور اس مخطوطہ میں اُس صدی کی اہم اطلاعات و معلومات موجود ہیں اور در حقیقت یہ مخطوطہ (۹) نو اجزاء پر مشتمل ہے دوسرے جزء کے چار اوراق اس میں شامل ہیں اور بقیہ اوراق اور جزء اول کے اوراق غائب ہیں اس طرح یہ ناقص الاول ہے اس میں تصورات اور تصدیقات کی بحث مکمل طور سے شامل ہے۔ سرخ روشنائی سے جہاں عبارت میں نشان لگے ہیں وہ متن کتاب ہے اور یہ مخطوطہ اس کی شرح ہے جو زبدہ کے نام سے ہے اور عالم سندھ جام ہونے کے نبیرہ (پوتا، نواسہ) کے لئے یہ تحریر کیا گیا تھا یعنی حضرت سراج الدین شاہ عالم کے صاحبزادہ کے لئے حاشیہ کی یہ عبارت قابل غور ہے۔

"مصنف زبدہ مولانا علاؤ الدین منگلوری بیر قاضی منگلوری بودہ و تحصیل در فن کردہ و پیش پدر خود مولانا معین الدین نیروانی و آزا خاص کہ براد او زبدہ و مصنف ہے نبیرہ جام بودند"۔

اور اس میں مشاہیر فضلاء اسلام کے حواشی کا تذکرہ بھی ہے اور ان کے حوالے سے حاشیہ بھی ہے حاشیہ میں ذیل کے نام ملتے ہیں۔

سماع - اسرح آبادی رحمۃ اللہ علیہ

علوی - شاہ وجیہ الدین علوی

عبد الرسول

ہن - م محی مصحا (کسر نفس کی بنا پر حاشیہ میں اپنا نام نہ ظاہر کرتے ہوئے مخفف کا استعمال ہے جو مصنف کے صاحبزادہ ہیں)

ق - محشی عبد - مولانا میاں قاسم رحمۃ اللہ علیہ

اس زبدہ کے جزء واقع کے آخری ورق پر ذیل کی عبارت تحریر ہے۔

"وما وقع فی شرح لهذا الکتاب" حاشیہ میں اسے اشارہ حضرت مولانا منہاج الدین جہانی کی شرح کی طرف ہے۔

اور اصل کتاب میں فی شرح ھذا الکتاب کے بین السطور میں اشارۃ الی احمد ولی تحریر کردہ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس زبدہ کی دوسری شرح علامہ احمد ولی نے بھی کی ہے۔ ملا احمد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کا بھی کہیں کہیں حاشیہ ہے۔ اور پچھلے جزء کے آخری اوراق پر یہ عبارت تحریر کردہ ہے "وما جیہ" مولانا واستاذنا مولانا احمد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اس سے ظاہر ہے کہ صاحب کتاب مولانا احمد بن سلیمان کے شاگرد ہیں۔ اور اس طرح کی اہم معلومات اس مخطوطہ میں ہیں۔

عبارت صاف اور واضح خط میں ہے۔